نعل نبوی کے حوالے سے بدعات

از

ابو شہریار

۲۰۱۵

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور

تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

آج سے ۳۰ سال پہلے نعل شریف نظر نہیں اتی تھی لیکن چند سالوں میں دیکھتے ہی دیکھتے اس کے عکس ہمارے شہروں میں نظر آنے لگے ہیں. اس کا سہرا شاید وسطی ایشیا کی مسلم قوموں کے سر باندھتا ہے جہاں سے یہ یہاں آ پہنچا ہے ویسے بھی صوفی سلسلوں کو اپنی مشہوری کے لئے اس طرح کے لوازمات کی ضرورت رہتی ہے

واضح رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دھن، پسینہ، بال سب متبرک تھے لیکن ان کے نعل کی شبیہ بنانا کہاں کی دینداری ہے

حدیث میں علی رضی اللہ عنہ کو خَاصِفُ النَّعْلِ یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) جوتے سینے والا کہا گیا ہے لیکن کیا علی رضی اللہ عنہ نے نعل کی شبیہ یا عکس کو بنایا یا گلے میں لٹکایا؟ صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب میں ان کی پہچان ہی صاحب النعلين والوسادة والمطهرة لکھی ہے (بخاری، کتاب المناقب) لیکن کیا صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عکس کو کندہ کروایا

تاریخ کے مطابق نعل شریف کا پہلا ذکر خلیفہ المهدی کے حوالے سے ملتا ہے جس نے نعلین کو مصلحت کے تحت خریدا. ابن کثیر نے امیر المومنین محمد المهدی کے مناقب بیان کرتے ہوئے تاریخ ابن کثیر ج ۱۰ ص ۱۵۳ میں لکھا ہے کہ

وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَوْمًا وَمَعَهُ نَعْلٌ فَقَالَ: هَذِهِ نعل رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَهْدَيْتُهَا لَكَ. فَقَالَ: هَاتِهَا، فَنَاوَلَهُ إِيَّاهَا، فَقَبَّلَهَا وَوَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَأَمَرَ لَهُ بِعَشَرَةِ الْآفِ دِرْهَمٍ. فَلَمَّا انْصَرَفَ الرَّجُلُ قَالَ الْمَهْدِيُّ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ هَذِهِ النَّعْلَ، فَضْلًا عَنْ أَنْ يَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ لَوْ رَدَدْتُهُ لذهب يقول للناس: أهديت إليه نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فردها على فتصدقه النَّاسِ

ایک دن محمد المهدی کے پاس ایک شخص آیا جس کے پاس ایک جوتی تھی۔ اس نے کہا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ہے جو میں آپ کو تحفتاً پیش کرتا ہوں۔ پس اس نے یہ نعل لے لیا، اسے بوسہ دیا اور اپنے دائیں طرف رکھا اور اس شخص کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو مہدی نے کہا بخدا میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ جوتی رسول ﷺ نے پہنی تو کیا اسے کبھی دیکھا بھی نہ ہوگا لیکن اگر میں یہ اسے واپس کر دیتا تو وہ جا کر لوگوں سے کہتا پھرتا کہ میں نے مہدی کو رسول اللہ ﷺ کے نعل کا تحفہ دیا جو اس نے لوٹا دیا اور لوگ اس کی بات کو سچ سمجھتے۔

المهدی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جوتی اتنی اچھی حالت میں کیسے ہو سکتی ہے کہ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کبھی دیکھا ہی نہ ہو گا. عرف عام میں ایسی چیزوں کو جعل سازی کہتے ہیں. لیکن صرف مصلحتاً اس جعل ساز سے خریدا

ابن کثیر کتاب البداية والنهاية ج ۶ ص ۷ میں لکھتے ہیں

قُلْتُ: وَاشْتُهِرَ فِي حُدُودِ سَنَةِ سِتِّمِائَةٍ وَمَا بَعْدَهَا عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ التُّجَّارِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ أَبِي الْحَدْرَدِ، نَعْلٌ مُفْرَدَةٌ ذَكَرَ أَنَّهَا نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَامَهَا الْمَلِكُ الْأَشْرَفُ مُوسَى بْنُ الْمَلِكِ الْعَادِلِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَيُّوبَ مِنْهُ بِمَالٍ جَزِيلٍ فَأَبَى أَنْ يَبِيعَهَا، فَاتَّفَقَ مَوْتُهُ بَعْدَ حِينٍ، فَصَارَتْ إِلَى الْمَلِكِ الْأَشْرَفِ الْمَذْكُورِ، فَأَخَذَهَا إِلَيْهِ وَعَظَّمَهَا، ثُمَّ لَمَّا بَنَى دَارَ الْحَدِيثِ الْأَشْرَفِيَّةَ إِلَى جَانِبِ الْقَلْعَةِ، جَعَلَهَا فِي خِزَانَةٍ مِنْهَا، وَجَعَلَ لَهَا خَادِمًا، وَقَرَّرَ لَهُ مِنَ الْمَعْلُومِ كُلَّ شَهْرٍ أربعون دِرْهَمًا، وَهِيَ مَوْجُودَةٌ إِلَى الْآنَ فِي الدَّارِ الْمَذْكُورَةِ

میں کہتا ہوں سن ٦٠٠ کی حدود میں اور اس کے بعد تاجروں میں سے ایک شخص جس کو ابن ابی الحدرد کہا جاتا تھا مشہور ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوتی اس کے پاس ہے

الْمَلِكُ الْأَشْرَفُ مُوسَى بْنُ الْمَلِكِ الْعَادِلِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَيُّوبَ نے اس پر زور ڈالا کہ ایک کثیر رقم کے بدلے اس کو خرید لے لیکن وہ اس سے مانع ہوا اس تاجر کی موت کے بعد یہ الملک الاشرف کو ملی جس نے اس کو لیا اور اس کی تکریم کی پس جب دار الحدیث الاشرفیہ قلعہ کی جانب بنا تو اس اور جوتی کو اس کے خزانے میں سے بنا دیا اور اس پر خادم مقرر کیا اور اس کے لئے فی مہینہ چالیس درہم مقرر کیے اور یہ ابھی بھی اس جگہ موجود ہے

الیونینی (المتوفی: 726ھ) کتاب ذیل مرآة الزمان میں لکھتے ہیں کہ ملک الاشرف نے تیس ہزار درہم کے بدلے میں اس جوتی کو ابن ابی الحدید سے حاصل کیا اور

أن صاحبه ابن أبي الحديد كان يسافر به إلى الملوك فيعطوه الأموال

اس کے صاحب ابن ابی الحدید نے اس جوتی کو بادشاہوں کو دکھانے کے لئے سفر کرتے اور وہ ان کو مال دیتے

ذہبی تاریخ الاسلام میں لکھتے ہیں

فإنَّ الحافظ ابن السَّمْعاني ذكر: أنَّه رأى هذا النَّعْل لَمّا قَدِمَ دمشق عند الشيخ عبد الرحمن بن أبي الحديد في سَنَةِ ستٍّ وثلاثين وخمسمائة. وكان الأشرف يُقَرِّبُهُ لأَجله، ويُؤثِرُ أن يشتريَه منه، ويقفه في مكان يُزَارفيه، ....، و أقرَّه بدارِ الحديث بدمشق.

بے شک حافظ ابن السَّمْعانی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس جوتی کو سن ٥٣٦ ھ میں دیکھا جب وہ شیخ عبدالرحمان بن ابی الحدید کے ساتھ دمشق پہنچی. اور اشرفیہ اس جوتی کی وجہ سے ان کے پاس جاتی اور ان پر اس کو بیچنے کے لئے اثر انداز ہوتی اور انہوں نے ایک مکان اس کی زیارت کے لئے وقف کر دیا.. یہاں تک کہ یہ جوتی دار الحدیث دمشق پہنچی

کہا جاتا ہے اس جوتی کو مدرسہ دماغیہ دمشق منتقل کر دیا گیا تھا. ایک رائے یہ بھی ہے اس کو ترکوں نے استنبول منتقل کر دیا تھا لیکن لبنانی محقق جبریل فواد الحداد نے اپنی تحقیق دار الحدیث الاشرافیہ میں لکھا ہے کہ یہ جوتی ایک لکڑی کے ڈبے میں رکھی گئی اس کو محراب کے اوپر استوار کیا گیا لیکن ۸ ہجری میں تاتاریوں کے حملے میں دار الحدیث جل گیا اور اس کے ساتھ یہ جوتی بھی ضائع ہو گئی

اِبو العباس اِحمد ابن محمد ابن اِحمد ابن یحییٰ القرشی التلمسانی (۱۰۴۱ھ) نے کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں نعل شریف کے باقاعدہ نقش بنائے اور آج تک وہی نقش مختلف انداز میں موجود ہیں.

اِبو العباس اِحمد ابن محمد ابن اِحمد ابن یحییٰ القرشی التلمسانی (۱۰۴۱ھ) نے کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں نعل شریف کے بارے میں لکھا ہے کہ

یہ جس لشکر میں ہو، اس کو کبھی شکست نہ ہو جس قافلے میں ہو وہ قافلہ لوٹ مار سے محفوظ رہے جس گھر میں ہو وہ گھر جلنے سے محفوظ رہے گا جس سامان میں ہو وہ چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جس کشتی میں ہو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گی جو کوئی صاحب نقش نعل سے کسی حاجت میں توسط کرے وہ حاجت پوری ہو اور ہر مشکل آسان ہو۔

لیکن افسوس اس کی شبیہ ہونے کے باوجود مسلم علاقوں کی تباہ حالی سب کے سامنے ہے

نعلین کے حوالے سے غلو کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ

موسیٰ علیہ السلام جب طوی کی مقدس وادی میں تشریف لے گئے تو سورۃ طہ کی آیات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے جوتے اتارنے کا حکم دیا طہ،۲۰ : ۱۱۔

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

اے موسیٰ بیشک میں ہی تمہارا رب ہوں سو تم اپنے جوتے اتار دو، بیشک تم طوی کی مقدس وادی میں ہو

اس کے برعکس نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر عرش تک گئے تو ان کے بارے میں یہ نہیں ملتا کہ کسی مقام پر ان کے نعلین مبارک اتروائے گئے ہوں اس کو دلیل بناتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یقینا یہ نعلین بہت مبارک ہیں اور ان کی شبیہ بنانا جائز ہے حالانکہ صحیحین کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سدرہ المنتہی تک ہی گئے اس سے آگے نہیں اور یہ تو کسی حدیث میں نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش تک گئے

ایک واقعہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرہ المنتہی سے آگے بڑھے تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگے جایئے ہمارے تو پر جلتے ہیں

تفسیر روح البیان کے مطابق جبریل کے الفاظ تھے

لو تجاوزت لاحرقت بالنور. وفی روایة لو دنوت انملة لاحترقت

ان الفاظ کو فصوص الحکم میں ابن عربی نے نقل کیا ہے اور شیعوں کی کتاب بحار الانوار از ملا باقر مجلسی (المتوفی ۱۱۱۱ھ) میں بھی یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں. معلوم یہی ہوتا ہے کہ شیعوں نے اس کو ابن عربی نے نقل کیا اور سنی مفسرین نے اس کو تفسیروں میں لکھا

یہ واقعہ بھی کسی صوفی کا مکاشفہ ہے نہ کہ صحیح سند سے آنے والی کوئی روایت

لہذا یہ دعوی کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سدرہ المنتہی سے آگے عرش تک گئے اور ان کے نعلین پاک نے نعوذ باللہ عرش عظیم کو مس کیا سراسر بے سروپا بات ہے